شعور کا پتا دیتے ہیں۔

آٹھ صفحات کو محیط لسانی مطالعہ بھی شامل مقدّمہ ہے۔ فاضل مرتب نے بڑی کاوش اور دقّتِ نظر سے اس مثنوی کی لسانی خصوصیات اجاگر کی ہیں۔ چند نکات املا کے حوالے سے بھی ہیں۔ ویسے یہ پہلو زیادہ توجّہ کا متقاضی تھا۔

ڈاکٹر مختار الدّین احمد آرزو کے پُر از معلومات پیش لفظ سے زیر گفتگو موضوع کے کئی گوشے نمایاں ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ذوالفقار علی مست کے تذکرۂ ریاض الوفاق کے برلن میں موجود واحد معلوم نسخے سے راجا راج کشن راجا کا ترجمہ نقل کیا ہے اور اس کے پانچ فارسی شعر بھی دیے ہیں، اسی طرح ڈاکٹر نجم الاسلام کے مجموعۂ مقالات " مطالعات " میں شامل مقالے " بیاضِ طپش " سے بھی چند اقتباسات شامل تحریر کیے ہیں۔ ان سے راجا، راج کشن راجا اس کے والد راجا نب کشن اور استاد مرزا جان طپش دہلوی سے متعلّق بعض اہم اطلاعات ملتی ہیں۔ ڈاکٹر مختار الدّین احمد، فاضل مرتب کی ستائش میں رقم طراز ہیں :

> " کسی ایک نسخے سے کسی قدیم مخطوطے کو مُرتّب کرنے کا کام خاصا دشوار ہے۔ اس میں لفظوں کی غلط قراءت کا خدشہ بہت بڑھ جاتا ہے ... مرتب نے توجّہ سے صحیح متن مُتعیّن کرنے کی کوشش کی ہے ... حواشی مفید ہیں۔ مشکل، متروک اور نا مانوس الفاظ کی تشریح بھی کر دی گئی ہے "۔
>
> (ص ۱۳)

اور ڈاکٹر صاحب ہی کے اختتامی جملے پر ہم اپنا تبصرہ ختم کرتے ہیں کہ : " ان کی یہ ادبی کوشش اردو دنیا میں قدر اور پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جائے گی"۔

تذکرۃ الشعراء۔

مُرتّب: شفقت رضوی۔
ناشر: ادارۂ یادگار غالب ۔ کراچی۔
ضخامت: ۶۸۸ صفحات   سنہ اشاعت : ۱۹۹۹ء
مُبصّر: عتیق احمد جیلانی۔

پروفیسر سیّد شفقت رضوی کا نام علمی و ادبی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں۔ ان کی

دلچسپی کے موضوعات میں حسرت موہانی سرفہرست ہے۔ اس ضمن میں موصوف کا تازہ کارنامہ " تذکرۃ الشعراء " کی ترتیب مع حواشی و تعلیقات ہے۔

مولانا حسرت موہانی ایک جامع " تذکرۃ الشعراء " تحریر کرنے کے آرزو مند تھے مگر سیاسی و قومی مصروفیات مانع رہیں۔ مجوزہ تذکرے کے لیے کئی منصوبے بنائے گئے البتہ ان پر جزوی عمل ہی ممکن ہوسکا۔ مولانا کے قلم سے مختلف شعراء کے تراجم نکلتے رہے اور " اردوے معلیٰ " کی مختلف اشاعتوں میں جگہ پاتے رہے۔ ان تراجم کی تحریر اور اشاعت میں کسی خاص ترتیب کے بجائے تذکرہ نگار کی سہولت مدِّنظر تھی۔

اہلِ شوق نے ان تحریروں کو ہاتھوں ہاتھ لیا لیکن کسی مجموعے کی صورت میں عدم دست یابی نے بعد کے بے شمار صاحبانِ ادب کو محروم رکھا۔ مولانا کے ساتھ ساتھ " اردوے معلیٰ " بھی ابتلا و آزمائش کا شکار رہا اور بہ وجوہ اس کی مکمل فائل کہیں بھی موجود نہ رہی، چناں چہ اس تذکرے سے واقفیت کے با وصف گذشتہ نصف صدی کے اہلِ علم اس سے فیض یاب نہ ہوسکے۔ یقیناً یہ بڑی محرومی کی بات تھی۔

پروفیسر سیّد شفقت رضوی نے اس کارِ دشوار کی بجا آوری کا بیڑا اٹھایا۔ اور مرحلہ بہ مرحلہ سو فی صد تراجم یک جا کرنے میں کام یاب ہوگئے۔ اس راہ میں پیش آمدہ مشکلات کا ذکر نہایت دل چسپ انداز میں شاملِ مقدّمہ ہے۔ بہ ہرحال ڈاکٹر جمیل جالبی، مشفق خواجہ، عبدالصمد خاں، ابو سلمان شاہ جہان پوری اور رفاقت علی شاہد کی مدد اور تعاون سے تذکرے کی جمع آوری سے اشاعت تک کے مراحل بہ خوبی طے ہوئے۔ یوں سیّد شفقت رضوی کے ساتھ ساتھ یہ حضراتِ گرامی بھی ہماری تحسین اور ممنونیت کے سزا وار ٹھہرتے ہیں۔

موجودہ صورت میں " تذکرۃ الشعراء " کی ترتیب یوں ہے کہ سب پہلے مختصر مقدّمہ اور پھر " تذکرۃ الشعراء کے منصوبے " کے زیرِ عنوان مولانا حسرت موہانی کی چار مختصر تحریریں دی گئی ہیں۔ اصل تذکرہ تین حصّوں میں مُرتّب و منقسم ہے۔ حصّۂ اول سلسلہ شاہ حاتم سے منسلک اساتذہ اور نمایاں شاگردوں کا احاطہ کرتا ہے، جب کہ دوسرے حصّے میں دیگر سلسلہ ہاے سخن کے اساتذہ اور ان کے چند شاگردوں کا احوال شامل ہے۔ آخری حصّے میں متفرق شعراء کے تراجم یک جا کیے گئے ہیں۔ ان شاعروں کے مُتعلّقہ سلسلوں کا تعارف معرضِ تحریر میں نہ آسکا۔

اردوے معلیٰ کے منتشر شماروں کی تلاش، تراجم کی دست یابی اور ترتیب بہ جائے خود ایک اہم ادبی خدمت ہے اور اس پر مستزاد مُرتّب کے مفید حواشی و تعلیقات ہیں کہ جن کے